رجسٹرڈ ایل نمبر ؍

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنیوالا اکیلا اخبار

ہر مہینہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نور

کل کی اللہ نے سلطانی اولوالعزم من بیتنا

مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۴ء

جلد ۱۷ | ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان برہمچاری | نمبر ۴۸

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ؍

" ششماہی " ؍

" سالانہ امراء سے ؍

" ممالک غیر سے ؍

۸ شلنگ

مقاصد

۱. اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا

۲. سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔

۳. دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔

۴. راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانصد روپیہ نقد لیجیے

یہ امر تو اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ ضعف بصر کو دور کرتا ہے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار کو ہانجنی۔ نزول ناخونہ۔ موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ

انسپکٹر پولیس کی شہادت جناب سید محی الدین احمد صاحب انسپکٹر حلقہ اوری دسی پی ایسے لکھتے ہیں۔ کہ آپکا تیار کردہ سرمہ واقعی نہایت عمدہ ہے۔ آنکھوں کی میل نکالنے اور صاف رکھنے میں اس سے عمدہ دوسرا سرمہ نہ ہوگا۔ دکھتی اور گندی آنکھوں میں اس کا استعمال کرایا گیا۔ فوراً فائدہ ہوا۔ ایکتولہ سرمہ فی الفور روانہ کر دیں۔ اس شہادت کو جعلی ثابت کرنیوالے کو پانصد روپیہ انعام ملے گا۔ المشتہر

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اکسیر البدن (رجسٹرڈ)

جس دوا کی خریداروں کو دیر سے انتظار تھی آخر وہ تیار ہو گئی خواہشمند احباب جلد منگوائیں کیونکہ بوجہ قیمتی اجزا ہونیکے تھوڑی مقدار میں بنائی گئی ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور اور شہ زور کو ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کیلئے یہ دوا اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی طاقت دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اس دوا کا ہی کام ہے۔

ایک حکیم کی شہادت جناب حکیم سراج الحق صاحب نعمانی مصنف تبلیغ رسالت لکھتے ہیں۔ کہ یہ گولیاں مجھے نہایت فائدہ مند ثابت ہوئیں۔ اعصابی کمزوری دور ہو کر جاتا رہا نزلہ کی شکایت دور اور سستی کافور ہو گئی۔ بھوک کھل گئی حالانکہ میں نے اس کے ساتھ کوئی مقوی غذا بھی نہیں کھائی میں طبی خیال سے کہہ سکتا ہوں کہ بے شک یہ ہر مرد و عورت کے لئے مفید ہیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے چھ آنہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ)

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ، اور میلے دانت ہزار ہا بیماریوں کا گھر ہیں۔

اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں تو آپ آج سے ہی "موتی دانت پوڈر" کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور انہیں فولاد کی مانند مضبوط بناتا موتیوں کی طرح چمکاتا دہن کی بدبو کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف عہ محصولڈاک علاوہ پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

(باہتمام شیخ عبدالمجید پرنٹر روز بازار الکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے نور بلڈنگ قادیان سے شائع کیا)

آریہ مذہب کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۴

یجر وید ادھیائے ۲۳ منتر ۱۵ کا ترجمہ شری سوامی دیانند صاحب یہ کرتے ہیں

"اے یگیہ کرنے والے وِدوان آپ آج ہماری بالمشافہ ہو جیئے۔ میں ڈرتا ہوں تمہارے حضور تم کو سدھ کرنے میں کامیاب ہو سکوں۔ ہم کو ایذا دینے والے چوروں وغیرہ سے بچاؤ۔ اے وِدوانوں کا ستکار کرنے والے لوگو تم ہمیں کنوئیں میں گرنے سے بچاؤ"!

اگر تو اس منتر میں متکلم پرمیشور کی ذات ہے تو اس کا یہ کہنا۔ کہ مجھے چوروں سے بچاؤ۔ اندھے کنوئیں میں گرنے سے بچاؤ۔ یہ پرمیشور کی ذات والا صفات سے بعید ہے اگر اس کا متکلم کوئی اور ہے۔ تو ظاہر ہونا چاہیئے کہ وہ کون ہے۔ عام طور پر آریوں وغیرہ میں جو مسلّمہ بات ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ویدوں میں متکلم پرماتما کی ذات ہی اور مخاطب دوسرے وہ تم اس میں یہ کہنا کہ مجھے چوروں سے بچاؤ۔ کنوئیں میں گرنے سے بچاؤ۔ شروع سرشٹی میں جب ویدوں کا ظہور ہوا۔ اس وقت چور اور کنوئیں میں گرانے والے موجود تھے۔ جیسا کہ اس منتر میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اگر موجود تھے تو پھر ویدوں کی قدامت کا راز طشت از بام۔ اگر نہیں تھے تو پھر وید مقدس میں انکا ذکر لانے کیا فائدہ۔ کیا کوئی آریہ وِدوان اس پر روشنی ڈالے گا۔

پھر یجر وید ادھیائے ۱۹ منتر ۳۹ کا ترجمہ شری سوامی دیانند صاحب یہ کرتے ہیں۔

"اے تمام انسانوں میں گیانی انسان جس طرح عالم لوگ علم اور محبت سے مجھکو پوتر کرتے ہیں میری بدھی کو پوتر کرتے ہیں۔ اور تمام پرانی مجھکو پوتر کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی مجھ کو پوتر کریں"!

اب اگر اس منتر کا متکلم پرمیشور ہے۔ تو پھر اس کی طرف اس قسم کی ناپاکیوں کو منسوب کرنا کیا معنی رکھتا ہے اور پھر اس منتر کی موجودگی میں آریہ صاحبان کا یہ کہنا کہ پرماتما مقدس اور پوتر ہستی ہے۔ کیا حقیقت رکھتا ہے اور اگر اس منتر کا متکلم خدا کے علاوہ کوئی اور ہستی ہے تو پھر یہ کہنا۔ کہ وید خدا کا کلام ہے۔ ایک بے حقیقت آواز ہے۔ اور اس منتر کی موجودگی میں یہ امر بالبداہت ثابت ہے۔ کہ کم از کم یہ منتر تو پرماتما کا کلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تمام آستک لوگ اس بات کے دل و جان سے قائل ہیں۔ کہ خدا ایک مقدس ذات ہے۔ مگر اس منتر میں جو خدا کی تقدیس بیان کی گئی ہے۔ وہ کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ جو ہستی اپنی پاکیزگی کے لئے دوسروں کی حاجت مند ہے اس کی قدرت کے کیا کہنے۔ کیا کوئی آریہ وِدوان اس منتر پر روشنی ڈالے گا۔

پھر سوامی دیانند صاحب یجر وید ادھیائے ۱۸ منتر ۲۶ کا یہ ترجمہ کرتے ہیں:-

"میرا تین طرح کا گڈریہ میری تین طرح کی گڈرنی میری نامکمل ترکیبوں سے ہونے والے نقصان سے بچانیوالا بیل۔ میری ترکیبوں کو پورا کرنے والی گائے۔ میری پانچ طرح کی بھیڑیں اور ان کا گھی میری پانچ طرح کی بھیڑوں کے گڈریئے اور ان کی کوشش۔ میرا تین بچھڑے والا بیل اور اس کے بچھڑے، میری تین بچھڑی والی گائے۔ اور اس کا گھی، اور میرا چوبرسا بیل اور اس کا کام، یہ سب چیزیں پشو پالنے کی ترکیب سے پیدا ہوں"!

اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ منتر ہے یا چیستان عام سمجھ میں بھی نہ آنے والا۔ اندر کچھ نہ کچھ حقیقت رکھتی ہیں مگر یہ منتر جس قدر مہمل الفاظ کا مجموعہ ہے۔ وہ خود آپ اپنی بہترین شہادت ہے۔

ناممکل ترکیبوں کے نقصان سے بچانیوالا بیل اور ترکیبوں کی مکمل کرنے والی گائے پانچ قسم کی بھیڑیں اور ان کا گھی، اور تین بچھڑے والا بیل چوبرسا بیل اور اس کا کام

اب کیا آریہ سماج میں کوئی ایسا وِدوان ہے جو ان بے ربط الفاظ اور مہمل فقرات کو ترکیب دے اور ان کا مطلب بیان کرے کہ آخر اس بیل گائے بھیڑ کی چیستان اور گروان کا مطلب کیا ہے۔ ایک طرف جب ہم آریہ سماج کی تعلیم یافتہ پارٹی پر نظر ڈالتے ہیں اور دوسری طرف ان مہمل منتروں کی کثرت دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ جب تعلیم یافتہ آریوں کی نظر سے یہ منتر گذرتے ہوں گے۔ تو ان کے دل پر کیا اثر پڑتا ہوگا۔ مگر بقول سوامی شردھانند سابق لالہ منشی رام کہ عوام نے تو ویدوں کی صورت دیکھی تک نہیں۔ اور خواص میں سے بعض یا اکثر ایسے ہیں جو ویدوں کو ایشور یہ گیان یا الہامی نہیں مانتے وہ آریہ سماج کو صرف ایک کام کرنے والی سوسائٹی سمجھکر اس میں داخل ہوئے ہیں اور بس۔ مگر ان حالات کی موجودگی میں بھی ہمیں آریہ سماج کے کارکنوں پر حیرت آتی ہے کہ وہ یہ خوش کن خواب دیکھ رہے ہیں کہ عیسائی اور مسلمان آریہ بن جائیں گے۔ اور بعضوں پر تو یہ بہوت اس تیزی سے سوار کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ زبردستی اور دھینگا مشتی سے بھی لوگوں کو آریہ بنانے سے دریغ نہ کریں۔ اور چنانچہ جہاں بھی آریہ سماج کا بس چلتا ہے وہ دریغ نہیں کرتی۔

پھر یجر وید ادھیائے ۱۸ منتر ۱۲ کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب یہ کرتے ہیں۔

"میرے چاول اور ساٹھی کے دھان میرے جو اور ارہر میرے ارد اور مٹر میرے تل اور ناریل میرے مونگ میرے چنے میری کنگنی۔ میرے باریک چاول میرا سوانک میرا چینا میرے گیہوں اور مسور یہ سب ... پرمیشور سے سامرتھ ہوں"!

اب کون ہے جو اس چیستان کا حل کرے کہ آخر اس چینے اور ارہر اور جو مٹر مونگ مسور وغیرہ کی گردان کا مطلب کیا۔ اس سے روحانی فائدہ کیا اور کیا وید مقدس میں یہ تمام اقبالی لوگوں کو ان کے ناموں کا پتہ نہیں تھا کیا یہ منتر اس امر کا بہترین شاہد نہیں کہ وید در حقیقت ایشور کا کلام نہیں ہے۔ یہ صرف دیہاتی لوگوں کے آج سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ اور مسلمان

نمبر ۳

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں خدا اور رسول اور قرآن کی قسمیں کھاتے ہیں۔ باوا صاحب اس طرح کی قسمیں کھانے والوں کے متعلق جنم ساکھی بھائی بالا میں فرماتے ہیں ؎

کھاون قسم قران دی کاران دنی حرام
آتش اندر سڑسن آکھے نبی کلام

فرماتے ہیں کہ جو قران جیسی بزرگ کتاب کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ اور دنیا کی معمولی معمولی باتوں کے لئے اس کی حلف اٹھاتے ہیں۔ بلاشک و شبہ وہ دوزخی ہیں اور دوزخ کی آگ کے اندر جلنے والے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ یہ نبی کا فرمانا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ باوا صاحب تو قران جیسی کتاب کی جھوٹی قسم کھانے والے کو بھی موجب خسران سمجھتے ہیں۔ پھر اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا آپ کیوں نہ اپنے لئے اور اپنے چیلوں کے لئے ضروری سمجھتے ہوں گے۔ پس سکھ بھائیوں کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ باوا صاحب کے دل میں اسلام اور اسلام کے نبی اور اسلام کی کتاب کی کس قدر عزت تھی۔ اور کس حد تک وہ ان کے ذریعے عزو فلاح پانا بتا رہے ہیں۔

پھر وار آسا محلہ پہلا میں درج ہے۔

نانک میرو فسر کا ایک رتھ ایک رتھواہی
جگ جگ پھر ڈیا گیانے بجھے تائے
سام کہے ستمبر سوامی سچ میں آچھے سچ ہے
سب کو سچ سماوے
رگ کہے رہیا بھرپور رام نام دیوا میں سور
نام لیا پراشچت جائے
نانک تیوں موکھنتر پائے
رج میں جو رجہلی چندراول کاہن کرشنا جادم ہیا
پارجات گوپی لے آیا بندرابن میں رنگ کیا
کل میں بید اتھرون ہویا نانوں خدائے اللہ بھیا
نیل بستر لے کپڑے پہرے ترک پٹھانی عمل کیا

مطلب باوا صاحب اس جگہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ عالم یعنی کائنات ایک رتھ پر سوار ہے۔ اور اس رتھ کا چلانے والا ایک ہی ہے۔ ہاں وقتاً فوقتاً ضروریات زمانہ کے لحاظ سے رتھ بدلتے رہے ہیں۔ مگر اس کا چلانے والا یعنی "رتھوا" کبھی نہیں بدلا۔ شروع سے ایک ہی چلا آرہا ہے۔ ست یگ کے زمانہ میں یہ رتھ جس پر سوار ہو کر اہل دنیا دینی اور دنیوی مصائب سے محفوظ رہے۔ سام وید تھا۔ اور دنیا کے دوسرے دور یا عہد یعنی ترتیا یگ میں رگ وید تھا۔ اور دنیا کے تیسرے عہد یعنی دواپر میں "یجر وید" تھا اور دنیا کے اس آخری زمانہ میں جسے ہندو لوگ "کل یگ" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور مسلمان "فیج اعوج" کہتے ہیں۔ ایسے پر آشوب زمانہ میں دنیا کی نجات کے لئے وہ وید ہے۔ جس میں پرماتما کے نام کو "اللہ" کے لفظ سے پکارا گیا ہے۔ اور اس وید کے ماننے والے ترک اور پٹھان ہوں گے اب جائے غور ہے۔ کہ وہ کونسا وید ہے۔ جس میں پرماتما کے نام کو اللہ کہا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ وید "قران مجید ہی" ہے۔ جس کی پہلی سورت میں الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی سب تعریف "اللہ" ہی کے واسطے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ اور ترک و پٹھان کس وید کو مانتے ہیں قران مجید ہی کو۔ تو باوا صاحب کا یہ فرمانا کہ کل یگ یا فیج اعوج کے زمانہ میں صرف قران مجید ہی وہ وید ہے۔ جس کو پڑھ کر اور جس کی ہدایات پر عمل کر کے انسان نجات اور مکتی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ سکھ دوستوں کے لئے بہت ہی قابل توجہ ہے۔ کیونکہ یہ ان کے گورو اعظم حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ اور پھر یہ آسا بانی (اقوال) میں درج ہے جسے ہر ایک عقیدتمند سکھ روزانہ صبح کے وقت پڑھتا ہے یعنی آسا دی وار" میری دردِ دل سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے سکھ دوستوں کو اس شلوک پر تدبر کرنے کی توفیق دے۔

پھر ایسا ہی شریعت پر عمل کرنے کے متعلق فرماتے ہیں۔

بدعت کو دور کر قدم شریعت راکھ
نیوں چل آگے سب دے مندا کسی نہ آکھ
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۴۳)

یعنی شریعت پر چلنا بدیوں سے بچنا ہے۔ پس اے مرد خدا منکسر المزاج اور فروتن بن۔ اور پیار و محبت اور خلوص کے ساتھ ہر ایک سے پیش آ۔ اور شریعت کی پابندی کر کہ شریعت کی پابندی از بس ضروری ہے۔

میں اپنے دوستوں کو یہ بات نوٹ کرا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ شریعت اسلام ہی ہے۔ گویا باوا صاحب اس جگہ اسلام کے متعلق یہ فرما رہے ہیں۔ کہ اس کے حکموں پر چل۔ کیونکہ ہندو عقائد سے تو باوا صاحب بر ملا کنارہ کشی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اور پھر ہندو عقائد پر شریعت کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ پس یہ وہی شریعت ہے جو اسلام لایا۔

حضرات! قران شریف کے متعلق میں نے مختصر طور پر باوا صاحب کے عقیدہ کو پیش کیا ہے۔ اب میں وید و ں کے متعلق بھی اسی طرح باوا صاحب کے خیالات کو پیش کرتا ہوں۔

وید اور باوا صاحب

قران شریف کے متعلق تو باوا صاحب فرما چکے ہیں۔ کہ یہ پند و نصیحت کا خزینہ ہے۔ اور اس کل یگ میں کوئی کتاب پروار چڑھی ہے۔ تو وہ قران شریف ہی ہے۔ کیونکہ معرفت الٰہی اور قرب ربانی اسی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اب سنئے ویدوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں:۔ (سورٹھ محلہ پہلا)

شاستر وید بکے کھڑو بھائی کرم کرو سنساری
پاکھنڈ میل نہ چوکی بھائی انتر میل وکاری

مطلب یہ کہ اس وقت شاستر اور وید ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ ان کے پڑھنے سے تزکیہ نفس اور قلبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلبی صفائی حاصل ہو۔ اور خواہشات نفسانی کم ہوں تو جب اس سے نہ روحانیت نہ خشیت نہ طہارت پیدا ہو۔ تو پھر اس کے پڑھنے سے کیا فائدہ ؟

پھر اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ باوا صاحب نے اس بارے میں اپنی صاف رائے کو بھی بیان فرما دیا۔ کہ اس میں سے کسی کو بھی کچھ نہ ملا۔ چنانچہ گرنتھ صاحب ملار محلہ ۳ میں فرماتے ہیں۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہرنام چت نہ آوے نہ نج گھر ہوئی واس

یعنی اس زمانہ میں رشی اور منی کہلانے والے بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر تھک گئے لیکن حیات جاودانی نہ پا سکے۔ وید سراسر معرا از معرفت ہیں خدا اور خدا کے محامد جو خدا کے پاک بندوں پر آشکارا ہوتے ہیں۔ ویدان سے نا آشنائے محض ہیں۔

پھر گرنتھ صاحب کے اسی ملار محلہ میں فرماتے ہیں۔

ترگن بانی وید وچار
بکھیا میل بکھیا دوپار

ہندوؤں کے بزرگوں نے بھی ان ویدوں کو پڑھا مگر پھر بھی گیان نہ پا سکے۔ پھر اسی موقعہ پر گرنتھ صاحب میں وید پڑھنے کے باوجود شانتی یعنی اطمینان قلب حاصل نہ ہونے کے متعلق فرماتے ہیں ؎

وید پڑھے ہرنام نا بوجھے
مایا کارن پڑھ پڑھ لوجھے

کہ ویدوں کے پڑھنے سے شانتی تو کیا حاصل ہو سکتی ہے۔ اس سے تو اور بھی بے اطمینانیوں کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

غرض اسی طرح بے شمار مقامات پر ویدوں کے متعلق باوا صاحب نے ایسی ہی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ اب ان کی اس رائے نے جو قرآن پاک کے متعلق آپ نے ظاہر فرمائی۔ سامنے رکھکر دیکھیں۔ اور پھر ان کے عمل کو بھی مدنظر رکھکر بتائیں۔ کہ کیا باوا صاحب مسلمان نہیں ؟ کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوا ہو۔ وہ ہندوؤں کے مذہب سے نوبیزاری اور مسلمانوں کے مذہب سے انس ظاہر کرے۔ بلکہ اس کے مطابق اپنے عمل کو بھی اور اپنی صورت کو بھی بنائے اور صاف اعلان کر دے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور میرا دین مسلمانوں کا دین ہے۔ مگر پھر بھی ہندو کا ہندو ہی رہے ؟

رسول اور دیوی دیوتا

اس کے بعد رسول اور دیوی دیوتا کے متعلق باوا صاحب کا فیصلہ ہوتا ہے۔ وہ بھی بتاتا ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے۔ رسولوں میں سب سے بڑے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے ہیں۔ اور ہندو برہما وشن اور مہیش ان تینوں کو عظیم الشان دیوتا مانتے ہیں۔ اب دیکھئے۔ باوا صاحب جنم ساکھی بھائی بالا کلاں صفحہ ۲۰۶ میں کیا فرماتے ہیں ؎

اول خود خدا اسی قدرت نور رکھائے
برہما وشن مہیش تین پھر قدرت لے بنائے
راجس سہاسک تامسی مایا گن ات کیں
تینوں مل غلیظ ہوئے تانتی لبھی میں ؟
اول آدم مہیش ہوئے دوجا برہما ہو
تیجا آدم مہا دیو محمد کہے سب کوئے

اس کا مطلب صاف ہے۔ کہ ہندو لوگ سب سے بڑے دیوتا برہما۔ وشن اور مہیش کو مانتے ہیں۔ ان میں جو جو خوبیاں تھیں۔ اور جو جو خوبیاں صفات اور گن ان میں پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی اور تمام دوسرے مہا پرشوں۔ مہاتماؤں۔ مہا گیانیوں۔ مہا دیووں۔ اور مہا گروؤں کے تمام صفات بھی اس ایک وجود میں یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائے جاتے ہیں۔ گویا وہ خدا کے بعد وہ دھرتی پر جامع جمیع صفات کاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور یہی مہا دیو یعنی دیوتاؤں کے سردار ہیں۔

ہندو تو ان ہر سہ مہا دیووں کو خدا جانے کیا سے کیا سمجھ رہے ہیں۔ انہوں نے تو ان کو خدائی صفات دے رکھی ہیں۔ مگر باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ خدا سے بے نیاز نہ تھے۔ بلکہ وہ بھی دوسرے انسانوں کی طرح اس کے محتاج تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

برہما وشن مہیش دوار
اور بھی سبھویں لکھہ اپار

کہ یہ بھی مثل دوسرے انسانوں کے خدا ہی کے محتاج ہیں۔ اسی کے دیئے ہوئے رزق سے پلتے ہیں۔ اسی کے دیئے ہوئے پانی۔ اسی کی بخشی ہوئی روشنی۔ اسی کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے متمتع ہو رہے ہیں

حج کعبہ اور حضرت باوا صاحب

پھر جب باوا صاحب حج کے لئے جارہے تھے۔ تو انہوں نے جو دعا خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ کی۔ وہ بھی اس بات کو بتا رہی ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے۔ اول تو حج کو جانا ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ آپ مسلمان تھے۔ لیکن اس دعا نے تو اور بھی واضح طور پر بتا دیا۔ کہ آپ یقیناً مسلمان تھے اور کبھی دیوی دیوتا کے پوجاری نہیں تھے۔ بلکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار تھے۔ چنانچہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۰۴ پر لکھا ہے کہ باوا صاحب نے راستہ میں گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ

"ہے بھگوان تو نے پیغمبراں دا پیغمبر محمد مصطفےٰ نوں سنسار دی مکتی کے لئے بھیجیا۔ مگر لوگ غفلت دی نیند سوئے ہوئے ہیں"۔

اس دعا میں کسی دیوی دیوتا کا نام نہیں لیا گیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا گیا ہے۔ جن کو باوا صاحب دنیا کے ہادی اور پیغمبروں کے سردار مانتے ہیں۔

حج اور تیرتھ یاترا

یہ ظاہر ہے۔ کہ مسلمان اگر حج کو جاتے ہیں۔ تو ہندو تیرتھ یاترا کو جاتے ہیں۔ اب ہم نے دیکھنا ہے۔ کہ ان ہر دو میں سے باوا صاحب نے کس کو پسند کیا ہے ایک خدا ترس شخص کے لئے تو یہی کافی ہے۔ کہ باوا صاحب کو الہام میں حکم دیا ہے۔

"اے نانک حضرت مکہ مدینہ کا حج کر"

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۶)

(باقی آئندہ)

تعدد ازدواج اور اسلام

پیوستہ بگذشتہ

از قلم مولانا المکرم مولوی عبد الکریم خان صاحب میرٹھی

اب ایکطرف کثرت ازدواج ہے جس سے زندگی قایم رہتی ہے اور زندگی طیب خاطر سے گذرتی ہے۔ دوسری جانب عیاشی کے سامان ہیں۔ صحت بھی خراب ہوتی ہے حسب و نسب ذات پات اور شرم و حیا کا پردہ بھی اٹھ جاتا ہے۔ جو چاہے تعدد ازدواج کو جائز رکھے جس کا جی چاہے۔ اسباب عیاشی کو تہذیب یا اپنا مذہب سمجھے"۔

(مولانا ابو الدرستم)

(۱۵)

بے شک اسلام میں چار نکاح جائز ہیں لیکن فرض و واجب نہیں۔ پھر شرائط اس قدر اہم ہیں کہ ہر کس و ناکس کے لئے ممکن نہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں بہت کم مسلمان ایسے نظر آئیں گے۔ جن کی چار بیویاں نکاح میں ہوں۔ ورنہ بالعموم ایک ہی بیوی پر اکتفا کرتے ہیں

اسلام نفسانی خواہشات کے ماتحت ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اگر کوئی نام نہاد اس کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔ اسلام نے ضرورت صحیحہ کے سوا ایک سے زیادہ رکھنے کی ممانعت کی ہے۔ اور حقیقی ضرورت کے ہوتے ہوئے بھی تعدد ازواج کو عدل کی شرط سے مشروط کیا ہے۔ جس سے عہدہ برآ ہونا کچھ آسان نہیں۔ ایک دولت مند انسان زیادہ سے زیادہ خارجی امور میں عدل قایم رکھ سکتا ہے لیکن رغبت اور محبت میں قیام عدل سخت و دشوار بلکہ تقریباً محال ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام کے احکام کے ماتحت ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا سہل کام نہیں۔

اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے اسلام نے کثرت ازدواج کو ہرگز قایم نہیں کیا چند اہم اصلاحات کے بعد قانونی دائرہ میں محدود اور جواز کو خاص حالات میں بشرائط مخصوص کر دیا۔ آپؐ نے کثرت میں قلت کی اور ایک غیر محدود امر کو چار میں محدود کیا مگر اس حد کو بھی ایسی سخت قیود سے مقید کر دیا۔ بے حد کثرت میں بغایت کمی کر دی۔ کمی کے ساتھ بھی شرطیں اور قیدیں لگا دیں۔

"حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں دستور تھا کہ جس کا جتنی بیوی رکھنے کو جی چاہتا تھا کر لیتا تھا کوئی حد نہیں تھی۔ آپ نے بہت کمی کر دی۔ اور تعداد ازواج کی حد مقرر کر دی"۔

(آرتھر گلمین ایم۔اے)

"تعدد ازواج ایک بڑا دقیق مسئلہ ہے موسیٰ نے اس کو نہیں روکا اور داؤدؑ جس کا خدا کا سا دل تھا اس کو عمل میں لایا۔ انجیل میں صاف طور سے ممنوع نہیں۔ ...... محمدؐ نے تعدد ازواج کی بے حد اجازت کو محدود کر دیا"۔

"تعدد ازواج مع اپنی تمام نکتہ چینیوں کے اسی کے ہم وزن فوائد بھی رکھتی ہے۔ دختر کشی کی رسم بالکل موقوف۔ تعدد ازواج کے سبب مسلمانوں کے ملک پیشہ ور عورتوں سے جو کہ مذہب سے خارج کر دی گئی ہیں بری ہیں۔ اور یہ تمام عیسائی ملکوں کی زیادہ تر رسوائی کا باعث ہیں۔ بہ نسبت تعدد ازواج کے جو کہ اسلام میں ہے یہ رسم مسلمان عورتوں کو بہت کم ذلیل کرنے والی اور مردوں کے لئے بہت کم نقصان پہنچانے والی ہے بہ نسبت اس ناجائز رسم تعدد شوہروں کے جو بعض ممالک کے تمام شہروں کا وبال ہے۔ وہ لوگ جن کو ایک عورت کے لئے کئی خصم ہونے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں پر جو کہ جوروؤں کے تعدد پسند کرتے ہیں طعن کرنے کے مجاز نہیں ہیں"۔

(اسحٰق ٹیلر)

"علم قوانین انسانی علم طبعیات کے ماہرین نے بعض وجوہ ایسے دریافت کئے ہیں۔ جو کہ کثرت ازواج کے واسطے بطور ایک عذر کے متصور ہو سکتے ہیں بانی مذہب اسلام کے لئے اس بات کی کہ انہوں نے متعدد جوروؤں کی اجازت دی ایک وجہ بڑی تھی اور یہ ایک کافی سبب اس بات کا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اس مضمون کی نسبت اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کی"۔

(ہگنز)

"یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ان ملکوں میں جب تک کوئی قانون مانع نہ ہو انسان جورو کو طلاق دے کر دوسری عورت کر لے تعدد ازواج کا قاعدہ جاری کیا جاوے"۔

(مانٹیگو)

"اسلام کے میل الی الشہوات کی نسبت بہت کچھ تحریریں اور تقریریں ہوئی ہیں یہ اعتراضات انصاف کی حد سے بڑھ گئے ہیں۔ وہ احکام ہیں جو ہم کو قبیح معلوم ہوتی ہیں۔ اور جن کی پروانگی نبی عربی نے دی تھی۔ انہوں نے ان باتوں کو عرب میں قدیم سے مروج اور غیر معیوب پایا۔ مگر انہوں نے جو کچھ کیا وہ یہ کیا کہ ان کو روک دیا۔ صرف ایک ہی طرف سے نہیں بلکہ کئی پہلو سے"۔

(کارلائل)

"اسلام کی نسبت جو بات بار بار کہی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے اس قدر کامیاب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑی حد تک شہوات نفسانی کے پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہے"۔

(باسورتھ سمتھ)

"سچ ہے جو شخص کہ اگر کہہ دینا آسان بات ہے لیکن عملی گور کہہ دینا اچھا بہت مشکل ہے۔ رشی یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں نہیں؟ کیا وہ شہوت پرست تھا؟ راجہ دشرتھ کی تین بیویاں نہیں؟ جن سے راجہ رامچندر جی لکشمن جی اور بھرت جی پیدا ہوئے۔ تو کیا یہ شہوت پرست تھا؟"

(مشہور آریہ فاضل رائے بہادر پنڈت آتما رام انسپکٹر آف سکولز بڑودہ)

خلاصہ کلام "انسان اپنی سرشت سے مدنی الطبع پیدا ہوا ہے ... ضرور ہے ... انسان کی زندگی کے تمام تفکرات و ترددات لطف و فرحت رنج و راحت میں کوئی شریک ہو خوشی کو بڑھا دے تکالیف کو کم کرے اور انسان کے ساتھ شریک ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے اس بڑے حکم کی تعمیل میں "بڑھو پھلو اور زمین کو آباد کرو" مدد دے۔ مگر جب بھی یہ مدد گار کسی سبب سے اپنے ان قدرتی فرضوں کے ادا کرنے میں قاصر ہو تو اس نقصان کے رفع کرنے کی بالیقین کوئی تدبیر ضروری ہے اور بجز اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ ایسی حالتوں میں ایک سے زیادہ کرنا مگر کسی خاص حد تک ایک ہی وقت میں جورواں رکھنے کی اجازت ہو جیسے کثرت ازدواج اکثر حالتوں میں قابل غور ہے ایسے ہی قطعی التزام ایک سے زیادہ نہ ہونے کا خلاف فطرت ہے"۔

(سر سید)

"کثرت ازدواج جس کی بدولت غیر مذہب والے مسلمانوں پر طعنہ کرتے ہیں جس طرح مسلمانوں کے مذہب کے بموجب جائز کیا گیا ہے۔ ہرگز لائق اعتراض نہیں بلکہ بالکل قانون قدرت کے مطابق اور نہایت ضروری ہے۔ اول تو مذہب اسلام نے یہ نہیں کیا کہ ایک نکاح کی قید کو توڑ کر زیادہ نکاح جائز قرار دیئے ہوں۔ بلکہ ایک غیر محدود تعدد نکاح کو جو قبل اسلام کے رائج تھا۔ بہت کچھ گھٹا کر محدود کر دیا ہے اور درحقیقت ایک سے زیادہ نکاح کی اجازت مذہب اسلام نے کسی مسلمان کو اس وقت تک نہیں دی جب تک کہ شدید ضرورت نہ پائی جائے۔ فرض کرو کہ اگر ایک بیوی سے اولاد نہ ہوتی ہو۔ اور عورت ہی میں کوئی نقص ہو تو مرد اگر اولاد کی خواہش میں جس سے کوئی دل خالی نہیں ہے۔ دوسرا نکاح نہ کر سکے تو کس قدر مایوسی کی بات ہے؟

مسلمانوں کے مذہب میں نہایت تاکید ہوتی ہے کہ جملہ باتوں میں مساوات اور عدل کو نگاہ رکھے اور علیٰ قدر مراتب سب کی خاطر تواضع اور دلداری کرتا رہے۔ نکاح کی آخری اجازت مرد کو اسی حالت میں ہے جب کہ مرد اعتدال کر سکے ورنہ وہ فعل معصیت میں داخل ہوگا۔ اور درحقیقت یہ قید اعتدال بین الزوجتین کی ایسی سخت ہے کہ ہر آدمی اس کو پوری نہیں کر سکتا۔ پیغمبر خدا صلعم نے جو عدل و مساوات اپنی بیویوں میں برتی اس سے عام مسلمانوں کو تعدد نکاح کی مشکلات سے مطلع کر دیا۔ اور یہ ایک منجانب اللہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ حتی الامکان ایک ہی بیوی پر قناعت کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے فی صدی پانچ مسلمان بھی ایسے نہیں ہیں جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے ہوں۔

لیکن چونکہ سچا مذہب ایسا ہونا چاہیئے تھا جس میں ہر ایک موسم اور ملک اور ضرورت اور ہر ایک مزاج کی رعایت ملحوظ ہو اس لئے یہ بات ضرور تھی کہ مرد ایک نکاح سے زیادہ کے واسطے ایک مناسب حد تک مطلقاً منع نہ کئے جاویں تاکہ ان مضرتوں کا بھی علاج باقی رہے جو ایسی منع کی حالت میں پیش آئیں نپولین بونا پارٹ اگر مسلمان ہوتا تو کبھی اس وقت میں نہ پڑتا جو اس کی اپنی پہلی بیوی جوزی فین سے اولاد نہ ہونے اور مریا لوئیسا شہنشاہ آسٹریا کی دختر سے دوسرا نکاح کرتے وقت پیش آئی۔ نپولین نے مجبور ہو کر اس قانون پر عمل کیا۔ جو کارخانہ قدرت کے موافق اور مسلمانوں کے مذہب کے مطابق تھا"۔

(نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین)

(۷)

حق یہ ہے "یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا روا رکھتا ہے اور یہ سچ یہ ہے مگر خیال رکھنا چاہیئے اسلام جن لوگوں کو ترقی دینے کے لئے پہلا وہ لوگ نکاح کے مسئلہ کو زیادہ تر نظر انداز کیا کرتے تھے۔ اور پاکدامنی کی ان کے نزدیک کچھ بھی وقعت نہ تھی۔ ایسے لوگوں کو یہ حکم دینا کہ ایک مرد ایک ہی عورت سے شادی کیا کرے بالکل بیکار ہوتا ہے رفتہ رفتہ اصلاح ہونا ناممکن تھا اور اس لئے محمد صاحب عقلمندی اور دوراندیشی کے پہلے ان کی اوباشانہ زندگی کو ایک باقاعدہ قانون میں لائے۔ کہ ایک مرد صرف چار بیویاں رکھ سکتا ہے۔ آپ نے رفتہ رفتہ کثیر الازدواجی کو دور کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ ایک شوہر اسی وقت دوسری بیوی کو نکاح میں لا سکتا ہے۔ جبکہ وہ اپنی ہر دو بیویوں کو ساتھ کے ساتھ ہر طرح سے یکساں سلوک کر سکتا ہو محمد صاحب کی تعلیم اس نتیجہ کی طرف راجع ہے"۔

(مسز اینی بسنت)

مولوی ڈاکٹر صادق علی صاحب کے الفاظ میں اصل حقیقت یہ ہے "جو لوگ علم تاریخ سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ دنیا کے مختلف زمانوں میں مختلف ملکوں میں قوموں کی عقلی اور اخلاقی حالت ایک سی نہیں رہی ہے بعض قومیں بہت کم درجہ کی انسانیت میں ہوتی ہیں اور بعض قومیں زیادہ شائستہ اور تہذیب یافتہ ہو جاتی ہیں۔ اور ہر ایک قوم کی علمی اور اخلاقی حالت کے موافق ان کی ملکی قومی اور مذہبی رواج ہوا کرتے ہیں۔ حکومت اور سلطنت کے طریقے بھی ان کی حالت سے مناسبت رکھا کرتے ہیں"۔

تمدن کی خاص حالتوں اور بعض مجبوریوں میں کثرت ازدواج ایک قدرتی قانون ہے۔ "لیکن اس قانون کے لئے شرائط ہیں جس وقت وہ شرائط موجود ہوں۔ اس وقت اس قانون کے بغیر امن اور انتظام حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جس وقت جس ملک میں وہ شرائط موجود نہ ہوں۔ پھر اس قانون پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی"۔

قرآن شریف نے نکاح کے بارے میں جو کچھ تعلیم دی ہے۔ وہ اور کتب الٰہی سے بڑھ کر ہے اس طرح کی تعلیم دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی ہے۔ عورتوں میں بے انصافی کرنے سے منع کیا ہے۔ اور نیز بتایا ہے "اور عورتوں کا حق مردوں پر ایسا ہی ہے جیسا مردوں کا حق عورتوں پر ہے"۔ انجیل میں کہیں تاکیدی طور پر ایسی باتوں کا ذکر نہیں"۔

"میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسیحی تعلیم ناقص ہے۔ لیکن ضرورت وقت ملک کا لحاظ ان کی تعلیم میں بالکل نہیں ہے۔ انتظامی

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

میرا سالانہ لیکچر ایک سکھ سردار کی نظر میں

جناب سردار دہرم سنگھ صاحب انسپکٹر سی۔آئی۔ڈی حیدرآباد کا خط مجھے جناب اڈیٹر صاحب الفضل کے ذریعہ موصول ہوا ہے۔ آپ میرے سالانہ لیکچر کے متعلق لکھتے ہیں:۔ کہ اخبار الفضل مورخہ ۵ جنوری پڑھا اس کے صفحہ، پر روداد سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۲۵ء لکھا ازقلم مولوی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی بقیہ تقریر چھپی ہے یہ مضمون نہایت اچھا اور قابل مبارکباد ہے۔ میں بے حد مشکور ہوں گا۔ اگر آپ اس مضمون کا پہلا حصہ روانہ فرمائیں گے خواہ بیرنگ روانہ فرماویں یا بذریعہ وی پی"

میرے سالانہ لیکچر کا سکھوں پر اثر

جناب بابو محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ریکارڈ کلرک محکمہ ریلوے لاہور سے لکھتے ہیں کہ آج آپ کے لیکچر کی چند کاپیاں بعض معزز سکھوں کو مطالعہ کے لئے دیں۔ جسے پڑھکر وہ بہت موثر ہوئے۔ اگر خدا مجھے استطاعت دے تو میں چاہتا ہوں کہ اس کی لاکھو کہا کاپیاں چھپوا کر پنجاب کے تمام خواندہ سکھوں میں تقسیم کر دوں سکھ لٹریچر کے ان حوالوں کا جو اس ٹریکٹ میں دیئے گئے تھے۔ سکھ صاحبان کوئی تردیدی جواب نہیں دے سکتے۔ کہ باوا صاحب رحمۃ اللہ مسلمان نہ تھے سکھوں میں اس لیکچر کو کثرت سے تقسیم کرنا چاہیئے۔ خدا جماعت کو توفیق دے۔

ڈیڑہ سو کارڈ بدستور حبس بیجا میں

کمال حسن ظنی سے کام لیکر، ۱ فروری کو قریباً ۲۷۵ کارڈ بعض دردمند دل رکھنے والے دوستوں کے نام بھیجے گئے تھے: اڑہائی ماہ ہوگئے ابھی تک ڈیڑہ سو کارڈ دوستوں کی زیر حراست ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ مجھے ضرور ہاں میں ہی جواب دیں۔ سکھوں ایسی دلاور اور شجاع قوم کو جو تبلیغی نکتہ خیال سے بہت قریب بلکہ قریب تر ہے۔ اس اہم سوال کو مدنظر رکھکر جو کچھ بھی آپ کا ضمیر کہتا ہے۔ آپ ہاں یا نا میں جلدی جلدی جواب لکھکر بھیجدیں۔ تاکہ اس انتظاری کی زحمت سے نجات ملے۔ کم از کم میری حسن ظنی کی ہی آپ کو لاج رکھ لینی چاہیئے۔ کیا سکھوں جیسی دلاور اور شجاع قوم جو غیر مذاہب میں سے اسلام کے بہت ہی قریب ہے۔ اس میں تبلیغ سے آپ ایک طرفۃ العین کے لئے بھی بے پرواہ ہو سکتے ہیں۔ خدارا آپ اپنے دلوں کو ذرا ٹٹول کر دیکھیں۔ اور اس کا جواب دیں۔ اور اگر آپ نہیں دے سکتے۔ جیساکہ آپ کا دل آپ کو جواب دے رہا ہے۔ تو پھر سکھوں میں تبلیغی نکتہ خیال سے اس لیکچر سے بڑھ کر اور کونسا مفید رسالہ آپ کو مل سکے گا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ڈیڑھ سو کارڈ دبائے بیٹھے ہیں۔ ہاں یا نا جو بھی آپ مناسب سمجھیں مجھے جلد جواب دیں۔ میں زیادہ سے زیادہ پندرہ روز تک اور انتظار کروں گا۔ پھر اس کے بعد کارڈوں کو حبس بیجا میں رکھنے والے دوستوں کے نام جلی قلم سے شایع کردونگا۔ بعد میں انہیں گلہ نہ ہونا چاہیئے۔

شرح قیمت یہ ہے۔ سو کاپی ۱۲؍ پچاس ۶؍ پچیس ۳؍ دس ۱؍۴ ایک ۲ ر

ہمارے بھی ہیں مہرباں ایسے ایسے

جناب مولانا عبدالرحیم صاحب پوسٹ خوردہ علاقہ اڑیسہ جہاں سکھ بالکل نہیں لکھتے ہیں کہ" غالباً جناب کو معلوم ہوگا کہ اڑیسہ میں سکھوں کا وجود بالکل مفقود ہے۔ ہاں ریلوے سٹیشنوں پر کوئی اکا دکا ملتا ہے۔ مگر تبلیغی فرض کو مدنظر رکھکر تعمیل ارشاد سے دریغ نہیں پچیس کاپی میرے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ نور کی خریداری بہت کم ہے۔ مگر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے اسباب کیا ہیں حالانکہ اس کے مفید بنانے کے لئے جناب بہت کوشش فرمارہے ہیں۔ مگر ہمارا ذائقہ خراب ہے عمدہ سے عمدہ کھانے بھی کڑوے معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ رحم فرمادے"!

نور کیا مولانا موصوف کے اس خط سے وہ دوست کچھ نصیحت حاصل کرینگے۔ جن کے علاقہ میں کثرت سے سکھ موجود ہیں۔ مگر آج تک انہوں نے کوئی کاپی اس مفید لیکچر کی نہیں خریدی۔ اگر بعض دوستوں نے خریدی بھی ہیں تو بہت کم۔

قابل قدر غیرت

برادر عبدالرشید صاحب ملازم دفتر انسپکٹر مدارس راولپنڈی لکھتے ہیں۔ کہ میری ماہواری تنخواہ ۱۶ ہے اس میں سے ارفی روپیہ چندہ بھی دینا پڑتا ہے۔ یقین جانیئے کہ مجھے خط کا جواب نفی میں دیتے ہوئے بہت شرم آتی ہے۔ مگر مجبوری ہے کہ میں کچھ کر نہیں سکتا مجھے نور جیسے مجاہد پرچہ کی ساتھ دلی الفت ہے امید کہ آپ مجھے معاف فرماویں گے۔ اچھا مہربانی کرکے دو کاپیاں سالانہ لیکچر کی ارسال کرہی دیں۔ جی نہیں چاہتا کہ آپ کو نفی میں جواب دوں"!

نور اس دردمند بھائی کا پردرد خط کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں کیا مرفہ الحال دوستوں پر کچھ اثر ہوگا؟۔

مرہٹوں کی طرف سے اسلام پر وار

ناگپور سے مرہٹوں کی طرف سے مرہٹی زبان کا ایک انسائیکلو پیڈیا شایع ہو رہا ہے جس کی سولہویں جلد حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ ان سولہ جلدوں میں اسلام۔ تمدن اسلام۔ تاریخ اسلام۔ اور پیغمبر اسلام کی نسبت بہت کچھ ناروا لکھا گیا ہے جو بلاشبہ دشمنان اسلام کی تحریروں پر مبنی ہے۔ اور کسی مسلمان اہل قلم سے کوئی مدد اور واقفیت حاصل نہیں کی گئی۔ یقیناً ان واقعات کی اشاعت پر جس قدر بھی رنج و قلق کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ اور ایسی غلط واقعات پر مبنی کتب اور پروپگنڈا اشاعت اسلام کے راستہ میں بہت کچھ سد ہو سکتا ہے لہذا مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جس قدر جلد ممکن ہو انکی ان غلط واقعات کی اصلاح ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ مخالف کے گھر میں خوشی کے چراغ دیکھنا چاہتے ہیں یا مایوسی کے بادل

گذشتہ پرچہ میں اس امر کو بخوبی ظاہر کیا گیا تھا کہ نور کی اشاعت اس قدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ بدون دوستوں کی خاص توجہ کے اس کا جاری رہنا بہت مشکل ہے۔ لہذا سب دوستوں کے نام ۱۷ اپریل کے پرچہ میں منی آرڈر کے فارم بھیجے گئے تھے۔ کہ دوست یا تو اس آڑے وقت میں کم از کم ایک ایک خریدار دے کر مشکور فرماویں۔ اور یا پھر اس مشکل وقت میں کم از کم ایک روپیہ ہر ایک دوست بھیجکر دعا اور شکریہ کا موقع دے۔ اور اس روپیہ سے سکھوں کے نام نور کی مفت اشاعت ہوگی۔ جو دوست اس تنگ وقت میں نور سے عملی محبت کا ثبوت دیں گے انشاء اللہ ایسے سب احباب کے نام ۱۷ مئی کے پرچہ میں شایع کئے جائیں گے۔ لہذا دوستوں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ۱۷ مئی کے پرچہ میں میں اس قدر نام شایع کر سکوں۔ کہ جن سے آریوں اور سکھوں کے حوصلے ٹوٹ جائیں۔ اور وہ نور کے بند ہونے کی منحوس گھڑی سے مایوس ہو جائیں۔ دوستو آپ مخالف کے گھر میں خوشی کے چراغ جلتے دیکھنا چاہتے یا مایوسی کے بادل چھائے ہوئے۔ ۱۷ مئی کا پرچہ اس کا جواب ہوگا۔ لہذا ۱۷ مئی سے پہلے پہلے آپکا جواب باصواب ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ "مینیجر"

ذمہ دار کون ہے

صفحہ ۱ پر جو مراٹھی زبان میں اسلام کے متعلق غلطی فہمی پھیلانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق کسی حد تک ہم بھی ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ ہم مسلمانوں نے ہندوستان کی زبانوں ہندی، گورمکھی، مرہٹی، گجراتی وغیرہ میں قرآن پاک کے تراجم یا دیگر اسلامی لٹریچر کے تراجم کرنے کی مطلقاً کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور اگر مسلمان ہمت کرتے۔ اور ان مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کا ترجمہ کر دیتے تو آج ہندوؤں کا اسلام کے متعلق نقطہ نگاہ کچھ اور ہوتا۔ یا تو سب مسلمان ہوتے یا اسلام کے قریب ہوتے۔ بہر حال یہ معاندت نہ ہوتی۔ کروڑ مسلمانوں کے لئے اسلام کے اس بہترین فرض پر دو یا تین لاکھ روپیہ خرچ کر دینا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ جبکہ اس کا نتیجہ کروڑوں روپیہ سے بھی زیادہ سستا تھا۔

اسلامی اصولوں کی صداقت اور آریہ پنڈت کی شہادت

پنڈت بھیم سین وویا النکار ۳۱ مارچ ۱۹۲۶ء کے اخبار آریہ ویر میں لکھتے ہیں کہ:-

"کسی بھی سوسائٹی اور تحریک کی طاقت اس کے سدہانتوں (اصولوں) میں ہوتی ہے۔ اسلام کی صداقت اس کی توحید اور قرآن کریم کی تعلیم تھی ان سدہانتوں کی طاقت پر بے خوف ہو کر مسلمانوں نے رشتہ داروں، دوستوں حتیٰ کہ کسی کی پرواہ نہ کی۔ اس لئے ان پڑھ اور غیر مہذب ہونے پر بھی وہ بہت پہلے مذہب کے معاملہ میں انہوں نے دوستوں رشتہ داروں حتیٰ کہ بادشاہوں تک کا لحاظ نہ رکھا"

مذکورۃ الصدر حوالہ میں پنڈت جی نے جو مسلمانوں پر ان پڑھ اور غیر مہذب ہونے کا الزام لگایا ہے۔ ہم انہیں ایک حد تک معذور سمجھتے ہیں۔ وہ اگر ایسا نہ کرتے تو آریوں کی ملامت کا نشانہ بنتے۔ جنہیں آج کل مسلمانوں کی عمدہ سے عمدہ خوبی بھی خطرناک عیب نظر آتا ہے باقی رہا ان پڑھ اور غیر مہذب کی حقیقت سوائے پنڈت صاحب کسی اور کی نسبت اپنے بزرگوں کی تہذیب خصوصاً مہابھارت وغیرہ کا عہد ایک بیوی کے کئی خاوند کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ جس کے بالمقابل اسلامی تہذیب بہت بلند ہے۔

نیوگ کیا ہے

ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر دہلی لکھتے ہیں۔ کہ نیوگ کیا ہے۔ اور کیوں کیا جاتا ہے۔ یہ سمجھنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب یہ معلوم ہو گیا۔ کہ عورت و مرد کا تعلق محض خصولیت اولاد کے لئے ہوتا ہے نفسانی خواہش کے لئے نہیں۔ اگرچہ بالعموم اس سے لذت دنیاوی حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر نیوگ کی ضرورت اور مقصد سمجھتے ہیں زیادہ وقت نہیں رہتی"

نور مذکورۃ الصدر عبارت کے جلی حروف کو ناظرین ذہن میں رکھکر سوامی دیانند صاحب کی اس عبارت کو ملاحظہ فرماویں۔

سوال: جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لئے ایک مرد رہے گا اس عرصہ میں عورت حاملہ دوایم المریض اور یا مرد دایم المریض ہو جاوے۔ اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جاوے تو پھر کیا کرے۔

سوامی دیانند کا جواب اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے آئے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال تک صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دایم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے۔ تو کسی سے نیوگ کریں۔

(ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۵۳)

نور جب عورت حاملہ ہے گھر میں بچہ پیدا ہونے کی امید ہے۔ اس صورت میں نیوگ کرنے سے کیا فائدہ؟ صرف شہوت رانی اور لذت دنیوی اب اڈیٹر مسافر کا یہ کہنا کہ نیوگ میں مرد و عورت کا تعلق محض حصولیت اولاد کے لئے ہوتا ہے"! کیا معنی رکھتا ہے صاحب عقل غور کریں۔

افریقہ کے دوست توجہ فرماویں

میری سالانہ تقریر بنام "سکھ اور مسلمان" جن لوگوں نے پڑھی ہے۔ وہ اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سکھوں میں اس کی تقسیم بہترین ذریعہ تبلیغ ہے۔ افریقہ کے دوستوں کو بھی اس میں خاص حصہ لینا چاہیئے۔ اگر وہاں سکھ کم ہیں۔ تو ان کے خرچ پر دفتر نور کی معرفت اس جگہ سکھوں میں بخوبی تقسیم کی جا سکتی ہے ڈاکخانہ والے افریقہ کا وی پی نہیں لیتے۔ اس لیے آپ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔

ہندو دھرم میں گاؤ کشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ہم ہندو دھرم میں گائے اور دوسرے جانوروں کا گوشت استعمال کرنے کے متعلق چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ جن کے متعلق یہ بتا دینا ضروری ہے کہ وہ ہمارے یا کسی غیر ہندو کی تلاش اور تجسس کے رہین منت نہیں ہیں۔ بلکہ آریوں کے اخبار "آریہ ویر" راولپنڈی کی حال ہی سعی اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ جس نے اپنے ۲۲ نومبر ۱۹۲۵ء کے خاص نمبر میں اور یکم مارچ ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں درج کئے ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ حوالجات درج کئے اخبار مذکور کے حسب ذیل الفاظ پیش کرتے ہیں۔

"پورانک دھرم میں گائے، بیل، بھینس، بھیڑ بکری، مچھلی آدمی دغیرہ اپشو (چوپایہ) پکھشی (پرندہ) کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو مار کر کھا جانے سے مہا پنہ (ثواب عظیم) نہ مانا ہو۔ رامائن مہابھارت پوران اور سوتر گرنتھ اس طرح کے مانس منڈن سے بھرے پڑے ہیں۔ ذرا دیکھنے کی تکلیف کیجئے۔ کیا یہ اس مت کی خوبی نہیں ہے۔ مسلمانوں کے مت میں کئی پشو حرام مانے جاتے ہیں۔ لیکن پورانک میں یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ اس میں اگھنیا گئو کو بھی مار کر کھا جانے کا ودھان ہے"۔

اس مجمل بیان کی تفصیل کے لئے حسب ذیل حوالجات ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "یگیہ اور شرادھ میں بلایا ہوا برہمن یدی (اگر) گوشت نہ کھائے۔ تو پتت (ناپاک) ہو جاتا ہے"۔ (ویاس سمرتی ۳/۵۶)

(۲) "شرادھ دیو کرم میں بلایا ہوا برہمن اگر مانس نہ کھائے۔ تو جتنے اس پشو کے شریر پر بال ہونگے اتنے برس نرک میں رہتا ہے"۔

(وشسشٹ سمرتی ۱۱/۳۱)

(۳) "گائے اور بیل کا مانس کھانے لائق ہے"۔

(آپس تمبھ گرہیہ سوتر پہلا پٹل ۵ کنڈ کا ۱۷)

(۴) "اتتھی پوجن اور مدھو پرک شرادھ اور وواہ کے موقعہ پر گئو کو مارنا چاہئے"۔

(آپس تھمبہ گرہیہ سوتر کھنڈ ۳)

(۵) "گئو مانس سے ایک ورش تک پتر ترپت رہتے ہیں"

(آپس تھمبہ پرشن ۲ پٹل ۷ کنڈ کا ۱۶)

(۶) کورم پوران ادھیائے ۱۷ اشلوک ۴۰ میں لکھا ہے کہ شرادھ اور یگیہ میں بلایا ہوا براہمن اگر مانس نہیں کھاتا تو جتنے پشو کے بال ہیں۔ اتنے نرکوں میں پھر کر جاتا ہے"۔

(۷) شرادھ میں جو خاص خاص بھوجن کھلایا جاتا ہے اس سے خاص خاص وقتوں میں پتروں کی ترپتی رہتی ہے"۔

گرڑ پوران ادھیائے ۹۹ میں دودھ سے ایک ماہ۔ مچھلی کے مانس سے ۲۔ ہرن کے مانس سے ۳۔ مینڈھے کے مانس سے ۴۔ پرندوں سے ۵۔ بکرے سے ۶ چیتکبرے مرگ سے ۷۔ این ہرن سے آٹھ۔ رورو ہرن سے ۹ سور سے ۱۰۔ اور خرگوش سے ۱۱ ماہ تک پتروں کی ترپتی لکھی ہے۔

(۸) کچھہ پوران ادھیائے ۲۰ میں بھی یہی ذکر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کچھوے کے مانس ۱۱ ماہ تک اور گینڈے کے مانس سے ۱۲ برس تک پتر ترپت رہتے ہیں"۔

(۹) مچھہ پوران ادھیائے ۱۷ اشلوک ۳۰ و ۳۵ میں آیا ہے۔ کہ پتاک (مچھلی) اور کھنگ (ہرن) کے مانس سے بے انتہا زمانہ تک پتر ترپت رہتے ہیں"۔

(۱۰) اگنی پوران ادھیائے ۱۶۳ اشلوک ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲ میں گرڑ پوران میں سمان ہی لکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ گیا میں جا کر شرادھ میں گینڈے کا مانس بھوجن کرایا جائے۔ تو لا انتہا زمانہ پتر ترپت رہتے ہیں"۔

(۱۱) وایو پوران میں بھی مچھہ پوران کی طرح ہی لکھا ہے ادھیائے ۲۱ اشلوک ۶ لغایت ۹ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ گینڈے کے مانس سے بارہ برس تک پتر ترپت رہتے ہیں۔ ایک قسم کا ہرن اور کالے رنگ کا بکرا اور گودھ (گوہ) کے مانس سے بے انتہا زمانہ تک پتر ترپت رہتے ہیں"۔

(۱۲) وشنو پراننش ۱۳ ادھیائے ۱۶ میں لکھا ہے کہ گینڈے کے مانس سے بھی پتر ہمیشہ ترپت رہتے ہیں۔

(۱۳) مارکنڈے پوران ادھیائے ۳۲ اشلوک ۳ میں لکھا ہے:۔

"اگر لمبے سینگ کے گینڈے کا مانس پتروں کو دیا جاوے تو جب تک سورج ہے۔ تب تک پتروں کی ترپتی رہے گی"۔

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں گوشت خوری کے متعلق یہ احکام اور ہدایات ہی نہیں۔ بلکہ ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر عمدگی کے ساتھ عمل بھی کیا جاتا تھا چنانچہ لکھا ہے:۔

(۱) کوشک رشی کے گرگ رشی کے شاگردوں نے گئو کو مارا اور اس کا مانس شرادھ میں کھایا"۔

(شو پوران دھرم سنگھتا ادھیائے ۶۳)

(۲) متسیہ پوران ادھیائے ۲۰ میں بھی یہی کتھا ملتی ہے جس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

(۳) رشی دیو راجہ نے یگیہ کیا۔ اور اس میں اس قدر پشو مارے کہ ان کی کھالوں کے اکٹھا کرنے سے چرمنتی نام ایک ندی بہ نکلی"!

(شانتی پرب مہابھارت ادھیائے ۲۹ اشلوک ۱۲۲ . ۱۲۳)

(۴) برہم دی ورت پوران میں کتھا آئی ہے۔ کہ منو نے نربدا کے کنارے ہزارہا اشو یگیہ کئے۔ اور ان تین کروڑ برہمنوں کو برہم بھوج کھلایا۔ جن کے واسطے پانچ لاکھ گائیں کاٹی گئیں۔ اور ان کو کھلائی گئیں۔

(۵) اسی برہم دی ورت پوران میں آیا ہے۔ کہ راجہ سنتر نے یگیہ کیا۔ اس میں سو ندیاں گھی کی۔ سو ندیاں دہی کی۔ سو دودھ کی۔ اور کئی شہد کی استعمال کی گئیں۔ اور کھانڈ کے ہزارہا ڈھیر اکٹھے کرنے کے علاوہ پانچ کروڑ گئوؤں کے مانس کا ڈھیر لگایا گیا اور یہ سب سامگری دیوتاؤں کے پیٹ شریف میں چلی گئی۔

(۶) راجہ رنتی دیو کی پاک شالہ (بھوجن شالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں دو ہزار پشو روزانہ قتل کئے جاتے تھے۔ اور دو ہزار گئووں کو بھی قتل کیا جاتا تھا"۔

(مہابھارت بن پرب ۲۰۷ ادھیائے شلوک ۹)

(۷) "سیتا نے جمنا ندی سے کہا۔ کہ تیری ہزار گئووں اور شراب کے سو گھڑوں سے تیری سیوا کروں گی۔ جب واپس آؤں گی"۔

(والمیک رامائن اجودھیا کانڈ سرگ ۵ش ۲)

ممکن ہے۔ بعض متعصب اور ہٹ دھرم ہندو اور آریہ ان حوالجات کو بعد کی ملاوٹ کہدیں۔ یا ان کے معنے الٹ پلٹ کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے زمانہ حال کے بڑے بڑے ودوانوں کی آرا بھی پیش کی جاتی ہیں۔ جو انہوں نے ہندو دھرم میں گوشت خوری کے متعلق ظاہر کی ہیں۔

(۱) "لوکمانیہ تلک نے بڑودہ کانفرنس میں لیکچر دیتے ہوئے کہا۔ کہ جین دھرم کی بزرگی آج براہمن دھرم والے نہیں سمجھتے ہیں۔ لیکن دو ہزار سال قبل ایسا نہیں تھا۔ اس وقت براہمن اور جین ایک دوسرے کے دھرم میں جاتے تھے۔ میگھ مت میں پشو بدھ کا ورنن کرتے ہوئے کوی کالیداس نے کہا ہے کہ ندیوں کا پانی بھی پشو بدھ کئے ہوؤں کے لہو سے لال ہو جاتا اتنا پشو بدھ کیا جاتا تھا"۔

(کیسری اخبار پونا ۱۲ / ۱۹۰۴ ۱۳)

(۲) پنڈت گرودھر شرما چترویدی لکھتے ہیں:۔
"کون کہہ سکتا ہے کہ یگیوں میں پشو ہنسا اور مانس بھکشن شرتی (؟) کے مطابق نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جین مت اور بدھ وغیرہ مت سناتن دھرم سے علیحدہ کیوں ہوتے۔ ہاں آج کہیں سماجی کسی کی دیکھا دیکھی یہ کہنے کا ساہس کریں۔ پرنتو وشنومت کے آچاریہ رامانج نے بھی وید (؟) میں پشو ہنسا کا سویکار کیا ہے"

(سمرتی وروھ پربہار پرکاشک سرسوتی بھنڈار کاشی ص ۵)

(۳) منی لال نہو بہائی دویدی سدھانت سار پستک میں لکھتے ہیں:۔
"جیسے یگیہ میں گئو بدھ کی اجازت ہے، ویسے ہی مدھوپرک کے واسطے گئو بدھ کی اجازت تھی۔ مانس بغیر مدھوپرک نہیں۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جو گئو آج اس قدر پوترمانی گئی ہے۔ وہ پراچین کال میں یگیہ کے وقت ماری جاتی تھی"۔

(۴) پنڈت بھیم سین لکھتے ہیں:۔ ہماری تو یہ رائے ہے۔ کہ جن لوگوں کا مت یہ ہے۔ کہ وید میں گوشت اور شراب کا ذکر نہیں ہے۔ اور اگر ہے۔ تو وہ ملاوٹ ہے۔ یا اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ جو ایسا مانتا ہے۔ وہ آریہ سماجیوں کا بڑا بھائی وید ورودھی ہے۔

(براہمن سروسو بھاگ ۴ انک ۵ ص ۱۹۵)

(۵) پنڈت جوالا پرشاد مصر لکھتے ہیں:۔ شرادھ میں مانس نہ کھانے سے منوجی نے دوش (پاپ) مانا ہے شرادھ میں براہمن جو مانس کو نہ کھاوے۔ وہ مر کر اکیس جنم تک پشو ہوتا ہے۔ یہاں بہت سے وچنوں میں مانس اور مدھو پیچھے کہے ہیں۔ اور ہیما دری میں دیول کا بھی کہنا ہے کہ مانس کے بغیر شرادھ نہ کئے کے برابر ہے"۔

ہندو دھرم کی مذہبی کتب کے ان حوالجات کی بنا پر جو اوپر نقل کئے گئے ہیں۔ اور زمانہ حال کے ان ہندو عالموں کی آرا کے نتیجہ میں یہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔ کہ ہندو دھرم میں گوشت خوری کا پورا پورا رواج تھا۔ اور ہر قسم کے چوپایوں اور پرندوں کا گوشت نہ صرف عام طور پر کھایا جاتا تھا۔ بلکہ مذہبی رسوم کی ادائیگی گائے وغیرہ کا گوشت ضروری سمجھا جاتا تھا (الفضل)

کیا دروپدی کے پانچ پتی نہین تھے

مہابھارت وغیرہ ہندو گرنتھوں میں دروپدی کی بابت یہ تبلایا گیا ہے۔ کہ وہ یدھشٹر۔ بھیم۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو پانچ پانڈو سگے بھائیوں کی ایک مشترکہ پتنی تھیں۔ چونکہ موجودہ مہذب انسانیت کے ترقی یافتہ بودھوں کے انوسار اس رواج کو نہایت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے بعض سناتن دھرمی صاحبان کی طرف سے بھی آریہ سماجیوں کی منطق سے کام لیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ دروپدی جی صرف ارجن کی پتنی تھیں۔ اس کے متعلق ایک مضمون لالہ ہردیال نامی ایک صاحب کا ۱۱ مارچ کے سدرشن میں شایع ہوا ہے جس میں وہ کئی دلائل دے کر لکھتے ہیں کہ

"دروپدی صرف ارجن کی استری تھی۔ بروئے واقعات دھرم شاستر، رواج عام، دلیل، عقل اور قیاس سے پانچ پتی ثابت نہیں ہوتے"۔

اس کے جواب میں ۲۴ مارچ کے سدرشن میں پنڈت مولراج ناگر مصنف ہند و درپن سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ

"مہابھارت میں بیسیوں واقعات ایسے درج ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دروپدی مہارانی کے پانچ ہی پتی تھے۔ آج کل کے مہاشہ گنوں کا دستور ہے۔ کہ جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی یا ان کے مت کے خلاف ہوتی ہے۔ تو وہ جھٹ کہہ ڈالتے ہیں۔ کہ یہ بات بام مارگیوں نے پیچھے سے لکھکر اس گرنتھ میں ڈالدی ہے"۔

اسی پرچہ میں ایک پورانوں کے "بھگت" ہوشیارپور کے ایک وکیل صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس امر کے متعلق کہ دروپدی کے فی الواقعہ پانچ پتی تھے یا نہیں ہمیں اس قدر عرصہ دراز کے بعد عینی شہادت تو ملنا ناممکن ہی ہے۔ ہمارے ذرائع فقط ہمارے اتہاس ہیں۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے اتہاس اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اتہاسوں کو ایسی چھان بین کے ذریعہ مسترد کر دینا جیسا کہ ہمارے فاضل مضمون نگار نے کی ہے۔ میری رائے میں ناواجب اور نامناسب ہے۔ اور اگر یہی چھان بین روا رکھی جائے۔ تو شاید ساری مہابھارت کی کہیں ہی ختم ہو جاوے۔ کیونکہ یہ بھی شاید ہمارے فاضل مضمون نگار کی نظر میں نہ جچے۔ کہ یدھشٹر جیسے دھرماتما نے جوا کھیلا۔ اور جوا بھی ایسا کہ آج کل کا پنچ سے نیچ جواریہ بھی نہ کھیلے۔ کہ دروپدی تک ہار دی۔ اور پھر اگر دروپدی ہار بھی دی تھی۔ تو زیادہ سے زیادہ کوروا سے داسی بنا سکتے تھے۔ یہ تو انہیں ادھیکار نہیں تھا۔ کہ وہ اسے سبھا میں ننگن کریں"۔

پہلے نوسدرشن کے ناظرین کو اس سوال پر اپنے خیالات کے اظہار کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ مگر اب مذکورہ بالا مضامین کو شایع کر کے ایڈیٹر صاحب نے اس سلسلہ کو بند کر دیا ہے۔ اور اپنے ۳۱ مارچ کے پرچہ میں انہوں نے دروپدی کے پانچ پتی ہونے کے خلاف اپنے قیاسات پیش کر کے اور یہ لکھکر سناتن دہرمی پنڈتوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کی ہے:۔

"اگر ان باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمارے دہرم کے پرسدھ پنڈت اس بات پر مصر ہیں کہ نہیں بعض خاندانوں کا رواج ہی ایسا تھا۔ یا بعض سابقہ کرم حکیر یا دیوتاؤں کے اقوال کے اثر سے ایسا ہی تھا کہ دروپدی جی کے پانچوں ہی پتی تھے۔ تو ہم نہایت نیاز مندانہ اور آدھ صیغت سے عرض کریں گے۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ بات اپنے اپنے اعتقاد کی ہے۔ کسی کا دل مانے۔ تو تسلیم کرے نہ مانے تو نہ تسلیم کرے"

اسی سوال پر سناتن دہرم پرچارنی سبھا کے اخبار جاگرت مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۶ء میں ایک نوٹ میں یہ سطریں شایع ہوئی ہیں۔

"اس سدھانت پر جہاں تک عام عندا کی رائے ہے۔ یہ ہے کہ دروپدی کے پانچ خاوند تھے۔ لیکن ان بعض آریہ سماجی اس سدھانت کو غلط مانتے ہیں۔ پورانوں میں اس کے متعلق ایک کتھا بھی آئی ہے۔ اس لئے ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت دروپدی کے پانچ خاوند تھے"

مکان کیلئے باموقعہ زمین

(۱) دار الضعفا کے جانب شمال آبادی شہر شہر سے متصل (۲) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان کے متصل برلب سڑک باموقعہ سفید زمین فروخت ہو رہی ہیں۔ خواہشمند احباب جلد درخواست کریں۔ پہلی درخواست کو ترجیح رہیگی

معرفت مینجر نور قادیان (پنجاب)

دلچسپ معلومات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک برقی آلہ

حال میں ایک برقی آلہ تیار کیا گیا ہے جو اس قدر تیز حس ہے۔ کہ اگر سگرٹ کا دھواں بھی اس کے سامنے سے گذر جائے۔ تو وہ بہت زور سے چیخ مارتا ہے۔ اور گھر والوں کو چور کی آمد کی خبر دیتا ہے۔ یہ اس کام میں بڑے کام کی چیز ہے۔ کہ اگر چور کا سایہ بھی اس کے سامنے سے گذرے تو یہ چیخ کر چور کا پتہ بتا دیتا ہے۔ یہ نلکی عجیب و غریب ہے۔ اس کے ذریعہ لاکھوں کوس دور آسمانی سیاروں کا شمار بھی ہو سکتا ہے۔ اور سیاروں کی پیمائش بھی ہو سکتی ہے۔ موجد نے مقیاس الحرارت کی نلکی کے ساتھ فوٹو کے برقی سیل خانہ کو ملا دیا ہے۔ اول الذکر حرارت کا پتہ دیتا ہے اور موخر الذکر روشنی کو نلکی میں تبدیل کرتا ہے۔ دیکھنے میں یہ نلکی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب برقی لہریں اس پر پڑتی ہیں۔ تو اس سے کرو عمل ظہور میں آتی ہے

ایک پادری کا دلچسپ سفر

حال میں لندن کی بائبل سوسائٹی کے ایک کارکن پادری روم صاحب جنوبی اور مرکزی افریقہ کے سفر سے واپس آئے ہیں۔ پادری صاحب نے اس علاقہ میں ۳۲ ہزار میل کا سفر کیا۔ اور اس میں ڈہائی سال کی مدت صرف ہوئی۔ بعض ایسے علاقوں میں گئے جہاں اس سے قبل کسی انگریز کے قدم نہیں پہنچے تھے آپ فرماتے ہیں۔ کہ علاقہ کانگو کا ایک شخص میری ملاقات کو آیا۔ اس کے ہمراہ ۷۶ بیویاں بھی تھیں۔ یہ اپنی قوم کا بادشاہ تھا۔ مگر مقابلۃً غریب۔ اس علاقہ میں بیویاں خریدی جاتی تھیں۔ اس کا والد مالدار آدمی تھا چنانچہ اس کی دو ہزار بیویاں تھیں۔ یہاں طلاق کا رواج نہیں ہے۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اکتا جاتا ہے تو نکال باہر کرتا ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں مستورات کا درجہ بلند ہے۔ اور ان کے شوہران سے خائف رہتے ہیں۔ علاقہ کانگو میں مردم خواری اب بھی باقی

دودھ کا پتھر

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں دودھ مکھن کے کارخانوں میں ملائی اتار کر جو دودھ بچ جاتا ہے۔ اسے جان کو پکڑ جمایا جاتا ہے۔ پھر اسے دباکر خشک کیا اور پیسا جاتا ہے۔ کئی بار دہو کر چکنائی دور کی جاتی ہے۔ ہدویہ کے ذریعہ جمایا اور سخت کیا جاتا ہے۔ جس سے چمکدار اور صاف پتھر بنتا ہے۔ جو زیادہ ٹھوس مگر کم وزنی ہوتا ہے۔ جس طرح لکڑی گھڑی جاتی ہے۔ اسی طرح اس پتھر کو گھڑ کر اس سے مختلف قسم کی چیزیں بناتے ہیں۔ مثلاً کنگھی، بالوں میں لگا نیکا کانٹا، بٹن چاقو اور چھاتہ کے دستے۔ اسے گالتھہ کہتے ہیں۔

انسان پودوں سے پیدا ہوا ہے

پروفیسر ارنسٹ ہیکل کی رائے ہے کہ تمام حیوانات اور انسان نباتات سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابتدائی حیوان یا انسان کی بناوٹ بہت سیدھی سادھی تھی۔ اپنے اردگرد کی چیزوں اور موسم وغیرہ کے اثر سے رفتہ رفتہ ہر نسل میں کچھ نہ کچھ فرق پیدا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ انسان اپنی موجودہ شکل میں آگیا۔

طلاق کی عجیب رسم

شامی دروزیوں میں طلاق معمولی بات ہے۔ اگر بیوی کوئی معمولی بات بھی خاوند کی نہ مانے تو طلاق ہو جاتی ہے۔ مگر طلاق کے بعد بیوی اس وقت تک مطلقہ نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ کسی کے ساتھ نکاح نہ کر لے وہ دوسرے مرد کے ساتھ نکاح ہونے تک بحد پردہ کرتی ہے۔ اپنے دوپٹہ کا پلو تک کسی کو نہیں دکھاتی اگر مرد طلاق کے بعد اپنی حرکت پر پشیمان ہو جائے تو اسکو سرے ہی سے طلاق سے منکر ہونا پڑتا ہے۔ اگر عورت بھی اس کی ہم خیال ہو جائے۔ اور کوئی خلاف شہادت بھی نہ ہو۔ تو مرد اپنی مطلقہ بیوی کا دوبارہ خاوند بنجاتا ہے۔

ناظرین! خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ "مینجر"

(بقیہ مضمون صفحہ ۶)

معاملات کا ان میں بالکل ذکر نہیں ہے۔ شریعت کی تعلیم انجیلوں میں نہیں ہے۔ صرف اعلیٰ درجہ کے لوگ جن کا وجود صرف خیال میں آسکتا ہے۔ یا بہت شاذ ہے۔ ان لوگوں کے لئے وہ تعلیم بہت اچھی ہے۔ لیکن باوجود زمانہ کے ترقی کر جانے کے اب تک بھی مسیحی لوگ مسیح ؑ کی پیروی نہیں کر سکتے۔ اگرچہ قرآن شریف میں روحانی تعلیم ایسی ہی اعلیٰ درجہ کی بلکہ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر ہے۔ جیسی مسیح ؑ نے دی ہے۔ لیکن قرآن نے ساتھ ہی ہر ایک درجہ کی طبیعتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ تاکہ ہر ایک ملک، ہر ایک قوم اور ہر ایک زمانہ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔"

(۸)

الحاصل

"ایسے زمانہ میں جس میں عقل کی اور دل کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور رسم و رواج، اخلاق، طرز معاشرت حد درجہ خراب ہو گیا تھا۔ اسلام نے نہایت خوبی اور دانشمندی سے ایک ایسا عمدہ قانون بنایا جو بلحاظ اپنی اصلیت کے نہایت کامل اور عقل کامل کے بالکل مطابق، اور انسان کی تندرستی بہبودی۔ حسن معاشرت کی ترقی کا نہایت عمدہ ذریعہ اور زن و مرد کی حالت زوجیت کے حق میں۔ اور دونوں کے لئے اس کی تلخیوں کو دور کرنے میں نہایت مفید ہے۔" (سر سید)

ناظرین! نور کی توسیع اشاعت میں جدوجہد کریں۔ (منیجر)

چیدہ خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۱۶ اپریل مسرز ڈبالڈی کمپنی کے تیزاب کے گودام میں آگ لگ گئی۔ جس نے نہایت خوفناک شکل اختیار کر لی۔

معاصر بھیشم نے اپریل فول کے سلسلہ میں لکھدیا کہ دربار صاحب کا پل ٹوٹ گیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ گوردوارہ بندھک کمیٹی اس پر مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔

بمبئی میں بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ پنڈت مالوی بمبئی کرانیکل کے خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں

لورپول میں ۸۰ سالہ عورت چیتھڑوں میں لپٹی ہوئی مردہ پائی گئی۔ اس کے مکان میں چالیس ہزار پونڈ پائے گئے۔ انسانی فطرت ہر جگہ یکساں ہے

پیکن کا تار ہے۔ کہ وزارت نے لفٹیننٹ کمانڈر کو برخاست کر دیا ہے۔ وزیر اعظم مستعفی ہو گیا ہے۔

مصر کی پارلیمنٹ کے انتخاب کی نامزدگیوں کی فہرست مکمل ہو چکی۔ ۲۱۵ نشستوں کے لئے ۳۹۰ امیدوار ہیں۔ جن میں سعد زغلول پارٹی کے ۱۵۵ ہیں۔ ۴۸ بغیر مقابلہ منتخب ہوں گے۔

ولایت میں ایک ایسا پیر فرتوت موجود ہے۔ جو جنگ واٹرلو کے چشم دید واقعات سناتا ہے۔ ملک معظم نے اسے تین پونڈ بطور تحفہ ارسال کئے ہیں۔

باریسال سے سخت مسلح ڈاکہ کی خبر آئی ہے۔ ایک ڈاکو مالک مکان کی چھاتی پر چاقو لے کر چڑھ بیٹھا اور باقیوں نے لوٹنا شروع کر دیا۔

حاجیوں کے دو جہاز ۹۰۷ عازمان حج کو لیکر ۲۰ اپریل کو بمبئی بندر سے روانہ ہو گئے۔

کلکتہ میں ایک جہاز کا انجنیر دس جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ کہ اس کے قبضہ میں ایک بلا لائسنس پستول اور کارتوس پائے گئے۔

موسم سرما میں برطانوی تاجروں کا ایک وفد ہندوستان آنیوالا ہے۔ کیوں؟ یہ دیکھنے کے واسطے کہ ولایتی اشیا کی کھپت کس طرح زیادہ ہو۔

لاہور میونسپلٹی نے ٹاون ہال میں یورپیوں کے لئے ایک نائٹ سکول کھولا ہے۔

بابا گوردت سنگھ صدر سکھ لیگ نے مہاراجہ نابھہ سے ملاقات کی۔ اور سکھ لیگ کے پاس کردہ ریزولیوشنز پیش کئے۔

مدراس کی خبر ہے۔ ایک ہاتھی نے جلوس میں جاتے ہوئے۔ بطور انتقام ایک لڑکے کو اٹھا کر اسے پٹک کر مار دیا۔ لڑکے نے اس کی سونڈ میں کانٹے چبھوئے تھے۔

سندھ کا اخبار "آبزور" لکھتا ہے کہ میر خیرپور گدی سے اتارا نہیں جائے گا۔ گورنمنٹ محض محکمہ مال کے اختیارات لے لے گی۔

ریفیوں اور فرانسیسیوں میں جو صلح کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہ بغیر کسی فیصلہ پر پہنچنے کے ٹوٹ گئی ہے۔

فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ بعض امور اہم کے طے کرنے کے لئے ۷، ۸ مئی کو دہلی میں خلافت کانفرنس کا سپیشل اجلاس منعقد کیا جائے

کلکتہ میں ۲۲ اپریل کو پھر فساد ہو گیا ہندو اور مسلمان مجروحین ہسپتال پہنچائے گئے ہیریسن سٹریٹ سے غنڈوں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

برلن کی خبر ہے۔ وہاں دو شخصوں نے ۴۵ دن کا برت رکھا۔ اس عرصہ میں انہوں نے دس ہزار سگرٹ پیئے۔ برت تھا یا سگرٹ نوشی کا میچ!

اس بات کا امکان پایا جاتا ہے۔ کہ ترکی اور اٹلی میں جنگ چھڑ جائے۔ ترکی اخبار لکھتے ہیں کہ ترکی اب اس وقت کے لحاظ سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے۔ جب کہ اس نے یونانیوں کو شکست دی تھی۔